REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت سالانہ

خطبہ نمبر ۵ روپے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۲

یوم چہارشنبہ

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۶/۱۱ — ۳۰ صلح ۱۳۳۶ھ ش — ۳۰ جنوری ۱۹۵۷ء — نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ جنوری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آج سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق اپنی قرارداد پر عملدرآمد کرانے کے سوال پر غور کریگی

کونسل بھارت سے اپنے رویہ کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کریگی

— ازسرِنو اقوام متحدہ کی نگرانی میں گفت و شنید شروع ہونے کا امکان —

نیویارک ۲۹ جنوری۔ آج سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پھر زیر بحث آئے گا۔ اور کونسل اپنے اس فیصلے پر عمل درآمد کرانے کے سوال پر غور کریگی۔ جس کا اعلان اس نے گزشتہ بدھ کو کیا تھا۔ اور جس میں اس نے کشمیر میں موجودہ حالات کو برقرار رکھنے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ استصواب رائے کرانے کا اظہار کیا تھا۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ شاید سلامتی کونسل ہندوستانی نمائندے سے اپنے رویہ کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کرے۔ اگرچہ سرکاری طور پر بھارت نے کشمیر کے الحاق کو ایک طے شدہ حقیقت قرار دیا ہے۔ تاہم ابھی تک صدر جمہوریہ ہند نے کشمیر کے الحاق کے متعلق وہ آئینی اور رسمی اعلان جاری نہیں کیا۔ جو اس سلسلہ میں ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اور اس امر کے آثار موجود ہیں کہ ہندوستان اپنے خلاف دنیا کی بڑھتی ہوئی رائے عامہ کے پیش نظر نیویارک میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ازسرنو پاکستان سے گفت و شنید شروع کرنے پر آمادہ ہوجائے۔

برطانوی حلقے یہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ اگر ایسی گفت و شنید شروع ہوئی تو ابھی اس کا تعمیری اور ٹھوس نتیجہ بر آمد ہوگا۔ اور رائے شماری کے ابتدائی انتظامات کے سلسلہ میں کوئی تصفیہ ہوجائے گا۔

برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ برطانیہ بھارت کی طرح مسئلہ کشمیر کو ہرگز ایک طے شدہ مسئلہ نہیں سمجھتا۔ ترجمان نے ہندوستانی اخبارات کے اس الزام کی بھی تردید کی کہ سلامتی کونسل نے ہندوستانی نمائندہ کی تقریر سنے بغیر اپنے فیصلہ کا اعلان کردیا۔ ترجمان نے کہا سلامتی کونسل کے ارکان نے ہندوستان کی رائے سے پوری طرح باخبر ہونے کے بعد عین آخری وقت قرارداد پاس کی۔ اگر اس میں وہ مزید تاخیر کرتی تو قرارداد کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔

بھارت میں پاکستانیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے

— آرڈی نینس جاری کردیا گیا —

دولت مشترکہ کے شہری ہونے کے لحاظ سے حاصل شدہ بعض مراعات پاکستان سے چھین لی گئیں

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ بھارتی حکومت نے پاکستانی باشندوں سے بعض وہ مراعات چھین لی ہیں جو انہیں دولت مشترکہ کے شہری ہونے کی حیثیت سے بھارت میں حاصل تھیں۔ رائٹر نے نئی دہلی کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند نے کل ایک آرڈی نینس جاری کیا ہے جس کی رو سے حکومت کو ان پاکستانیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ جن کے متعلق قابل اعتراض سرگرمیاں جاری رکھنے کا شبہ ہو۔ آرڈی نینس کی ابتدا میں یہ بتایا گیا ہے کہ صدر کے نزدیک ملک میں ایسے حالات موجود ہیں۔ جن کے سلسلہ میں فوری کارروائی کرنا ضروری ہے۔ اس لئے یہ آرڈی نینس جاری کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر اس آرڈی نینس کی منظوری پارلیمنٹ سے حاصل کرلی جائے گی۔

اسرائیلی فوجوں کے انخلاء پر جنرل اسمبلی میں بحث

نیویارک ۲۹ جنوری۔ کل رات جنرل اسمبلی میں مصری حدود سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی۔ جنرل اسمبلی نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ اور اسرائیل کی ایک یادداشت پر غور کیا۔

سرینگر کی نام نہاد عارضی اسمبلی کے ارکان کا حلف وفاداری

سرینگر ۲۹ جنوری۔ کل سرینگر کی نام نہاد عارضی اسمبلی کے ارکان نے وفاداری کا حلف اٹھایا۔ واضح رہے کہ مجلس دستور ساز توڑنے کے بعد مقبوضہ کشمیر میں عارضی اسمبلی قائم کی گئی ہے۔ جو مارچ میں نئے انتخابات ہونے تک کام کرے گی۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ کل دو سو بھارتی طلباء نے پاکستان ہائی کمشنر کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور حکومت پاکستان کے خلاف نعرے لگائے۔

بقایا دار ایجنٹ اصحاب الفضل

ہمارے بقایا دار ایجنٹ اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء تک اپنے ذمہ کی رقوم ادا کردیں یا تحریری طور پر مدت معینہ کے لئے مہلت لے لیں۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ ان سے ایجنسیاں واپس لے لی جائیں۔ اور بقایا وصول کرلیا جائے۔ اور نئی ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ (مینجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور دینِ اسلام کی عزت قائم ہو

جن ایام میں اللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول کرتا ہو انہیں کبھی ضائع نہ ہونے دو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زودنویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہمارے جلسہ سالانہ کا بھی آخری دن ہے۔ اور جمعہ کا بھی دن ہے۔ اس طرح اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

دہری برکتیں رکھ دی ہیں

یعنی ایک جمعہ بھی درمیان میں آ گیا ہے۔ اور دوسرے جلسہ سالانہ بھی ہے جس میں ذکر الٰہی کی کثرت ہوتی ہے۔ اور کثرت سے خدا تعالیٰ کے نام کے بلند کرنے کی تحریکیں اور خدا تعالیٰ کے دین کی تشریحات ہوتی ہیں۔

چونکہ نمازیں جمع ہونگی۔ اور اس کے بعد تقریر ہوگی۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے متعلق مختصر طور پر کچھ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اذان سے لے کر سلام تک ایک ایسا وقت آتا ہے۔ کہ بندہ جو کچھ مانگے خدا تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ اور آج تو دہری برکتیں جمع ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ ہے۔ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی۔ پھر ہزاروں مومن مرد اور ہزاروں مومن عورتیں سینکڑوں میل سے چل کر یہاں اس لئے آتے ہیں کہ وہ

خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں

اور ہزاروں ہزار آدمی دن اور رات دعائیں کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور دینِ اسلام کی عزت قائم ہو جائے۔ اس مبارک دن میں جمعہ کا آنا اور اس ساعت کا ملنا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن اس میں جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔

بڑی بھاری خوش قسمتی

ہے۔ اس لئے ابھی سے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ تاکہ آخری وقت تک کوئی موقعہ تمہارے ہاتھ سے جاتا نہ رہے۔ اور تمہیں وہ ساعت مل جائے۔ لیکن دعا وہ کرو جو جامع اور مانع ہو۔ چھوٹی چھوٹی دعاؤں کے لئے دوسرے وقت بہت آتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں نے حج کیا۔ تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے۔ تو اس وقت جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے تو فرمانے لگے۔ میرے دل میں

کئی دعاؤں کی خواہشیں

ہوئیں۔ پھر میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور قبول ہو گئیں۔ اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی۔ تو پھر کیا ہوگا۔ پھر تو نہ حج ہوگا اور نہ یہ خانہ کعبہ نظر آئے گا۔ نہ میں دعائیں کر سکونگا کہنے لگے تب میں نے سوچ کر یہ نکالا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ یا اللہ

میں جو دعا کیا کروں وہ قبول ہوا کرے۔

تاکہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ میں نے حضرت خلیفہ اول رضؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب میں نے حج کیا۔ تو مجھے بھی وہ بات یاد آ گئی۔ جونہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان رضؓ نے ہاتھ اٹھائے۔ کہنے لگے دعا کر لو۔ وہ کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے۔ میں نے کہا مجھے تو ایک ہی دعا یاد ہے۔ میں نے تو یہی دعا کی کہ یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقعہ ملا ہے۔ تو میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر جو دیکھ کے دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے۔ کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔ سو تم کو بھی

میں یہ نصیحت کرتا ہوں

کہ اپنے دل میں ذکر الٰہی کے علاوہ اور درود کے علاوہ یہ دعاؤں کے قبول کرنے کا خود بھی موجب ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دل میں یہ دعا کرتے رہو کہ یا اللہ ہمیں دعائیں کرنے کی اور نیک دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ اور جو بھی تیری مرضی کے مطابق ہم نیک دعائیں کریں۔ تو ان کو ہمیشہ قبول فرماتا رہ۔ تاکہ ہم تیرے سوا کسی بندے کے محتاج نہ ہوں۔ ہم اپنی ہر غرض تیرے پاس لائیں۔ اور تو اسے قبول کر۔ کسی بندے کا ہم کو محتاج نہ بنا۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کو یہ دعوے تھا فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں

ایک ایسا نسخہ معلوم ہے

کہ اس کی وجہ سے جو ضرورت ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اور روپیہ آ جاتا ہے نانا جان مرحوم باہر جاتے تھے۔ چندے لیتے تھے مسجد کے لئے اور دور الضعفاء وغیرہ کے لئے۔ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے میر صاحب میں آپ کو وہ نسخہ بتاؤں۔ کہ جس کے ذریعے آپ کو گھر بیٹھے روپیہ آ جایا کرے۔ اور مسجدیں بھی بن جائیں اور دور الضعفاء بھی بن جائیں۔ آپ کو باہر پھرنا نہ پڑے۔ ان کا نسخہ بھی آج تک مجھے پسند ہے۔ واقعہ میں مومن کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ سنتے ہی نانا جان رضؓ کہنے لگے نہیں مجھے نہیں ضرورت۔ میں خدا کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہونا چاہتا۔ میں آپ سے نہیں سیکھنا چاہتا۔ مجھے خدا دلائیگا اور اسی سے مانگوں گا۔ آپ سے نسخہ نہیں لیتا۔ یہ بھی بڑی اچھی بات ہے

حضرت خلیفۂ اول رضؓ

ان کے پیر بھی تھے بیعت بھی کی ہوئی تھی۔ پھر وہ نسخہ بتانا چاہتے تھے۔ عام طور پر غیر احمدی سمجھا کرتے تھے۔ کہ آپ کو کیمیا آتا ہے اور لوگ آیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ ہمیں کیمیا سکھا دیں۔ تو نانا جان رضؓ پر وہ آپ ہی مہربان ہو گئے۔ اور کہنے لگے میں آپ کو وہ نسخہ بتا دیتا ہوں جس کی وجہ سے جب ہمیں روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے خدا ہمیں آپ ہی مہیا کر دیتا ہے۔ مگر نانا جان رضؓ کہنے لگے نہیں نہیں بالکل نہیں میں نہیں سیکھنا چاہتا۔ میں تو خدا سے مانگوں گا مجھے آپ سے نسخہ لینے کی ضرورت نہیں۔ تو دعائیں کرو۔ اور

یہ نسخہ بھی یاد رکھو

وہ بات بھی یاد رکھو جو اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور نانا جان رضؓ والا نسخہ بھی یاد رکھو۔

اور خدا سے یہ کہو۔ کہ یا اللہ تو ہمیشہ ہماری دعائیں قبول کر۔ اور کبھی کسی بندے کا محتاج نہ بنائیو۔ ہمیشہ تو اپنا ہی محتاج رکھیو کیونکہ تیری احتیاج عبادت بھی ہے۔ بندے کی احتیاج ذلت ہے۔ اور تیری احتیاج عبادت ہے۔ سو ہم تیرے عابد بندے ہوں۔ شکرگزار بندے ہوں۔ تجھ سے مانگنے والے ہوں۔ اور تو ہماری دعائیں قبول کرنے والا ہو۔ انسانوں کے ہاتھ ہمارے آگے پھیلے ہوئے ہوں۔ لوگ ہمارے پاس آئیں۔ کہ جناب ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے۔ اور یہ نہ ہو۔ کہ ہم ان کے پاس جائیں۔ اور ان سے کہیں۔ کہ تم ہماری مدد کرو۔ کہ ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور

میرا ہمیشہ سے تجربہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور کئی دفعہ یہ شرمندگی ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سے ایک چیز مانگی۔ تو پھر بعد میں وہ اتنی ملی۔ کہ خیال آیا۔ کہ تھوڑی کیوں مانگی تھی۔ اگر اس سے زیادہ مانگی جاتی۔ تو اللہ تعالیٰ اور زیادہ سامان کرتا۔ میں یہاں ربوہ میں بیٹھا ہوں۔ پہلے قادیان میں بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس وہ نوجوان بھیج دیئے۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے دنیا میں نکل گئے۔ اور

ساری دنیا کو مسلمان بنانا

شروع کیا۔ اور کام میرا ہو گیا۔ ہم بچپن میں اپنی والدہ اور نانی سے ایک کہانی سنا کرتے تھے۔ کہ تین چھوٹے چھوٹے بھائی تھے۔ ان میں سے دو بھائیوں نے کوئی کام کیا۔ اور ایک نے کچھ بھی نہ کیا۔ جس نے کچھ بھی نہ کیا۔ وہ اپنے بھائیوں کے پاس گیا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے حصہ میں سے جو کمایا تھا۔ اسے کچھ دے دیا۔ تو کہانی میں آتا تھا۔ کچھ اُودنے نے دیا۔ کچھ بودنے نے دیا۔ اور چھوٹے میاں کا نام ہو گیا۔ یہی صورت یہاں ہے۔ کوئی مبلغ انگلستان جا رہا ہے۔ کوئی ہالینڈ جا رہا ہے۔ کوئی جرمنی جا رہا ہے، کوئی سوئٹزرلینڈ جا رہا ہے، کوئی امریکہ جا رہا ہے، کوئی انڈونیشیا جا رہا ہے۔ کوئی ملایا جا رہا ہے، کوئی فلپائن جا رہا ہے، اور ہم گھر میں بیٹھے ہیں۔ اور ہمارا کام ہو رہا ہے، دنیا کہتی ہے۔ کہ کیا خوب

تبلیغ اسلام کر رہے ہیں

حالانکہ تبلیغ اسلام تو اودنا اور بودنا کر رہے ہیں۔ اور چھوٹے میاں کا صرف نام ہو رہا ہے۔ تو دیکھو خدا سے مانگا تھا۔ خدا نے خود نوجوان پیدا کئے۔ خدا نے ان کے دلوں میں تبلیغ کی آگ پیدا کی۔ اور میری زبان میں تاثیر پیدا کی۔ میں نے کہا آؤ اور خدا تعالیٰ کے رستہ میں لڑائی کرو۔ اور فوراً انہوں نے کہا۔ ہم حاضر ہیں۔ اور پھر اپنے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ اور چلے گئے۔

شمس صاحب

نے کل تقریر کی ہے۔ وہ اتنا عرصہ باہر رہے۔ کہ ایک دفعہ ان کے بچے نے اپنی ماں سے آکر کہا۔ کہ اماں سکول میں سارے بچے کہتے ہیں۔ ابّا ابّا۔ ہمارا ابا کوئی نہیں۔ وہ اتنی مدت باہر رہے۔ کہ چھوٹا بچہ تھا۔ پیدا ہو کر جوان ہو گیا۔ اور سکول میں داخل ہو گیا۔ ابا کی کبھی شکل نہیں دیکھی تھی۔ آخر ماں سے پوچھنا پڑا۔ کہ سارے بچے آتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ابّا نے یہ کہا۔ ابا نے یہ کہا۔ ہمارا ابا کوئی نہیں۔ اسی طرح

حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضؓ تھے

وہ پندرہ سال باہر رہے، اور بھی کئی مبلغ ہیں۔ اور بڑا لمبا عرصہ باہر رہے۔ ان کی حالتیں بدل گئیں۔ جوان تھے۔ بڈھے ہو گئے۔ نیر صاحبؓ مرحوم بے چارے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ صوفی غلام محمدؐ صاحب بی اے جو ماریشس گئے۔ حافظ عبید اللہ صاحب شہید یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنی عمریں باہر خرچ کر دیں۔ اور ان کو باہر لے جانے والا کون تھا۔ خدا ہی تھا۔ میں نے تو منہ سے ایک بات کہی تھی۔ کہ آؤ

دین اسلام کی خدمت کے لئے میری مدد کرو

اور اللہ تعالیٰ نے چاروں طرف سے میری طرف پرندے اڑا دیئے۔ اور کہا یہ پرندے حاضر ہیں۔ ان کو لو۔ اور ان کو لے کر دین اسلام کی تبلیغ کرو۔ تو پرندے خدا تعالیٰ نے بھیجے میں نے صرف اڑا سے ہی تھے۔ لیکن

نیک نامی اور شہرت

مجھ کو مفت میں مل گئی۔ کام کرنے والے وہ تھے۔ بیوی بچے انہوں نے چھوڑے وطن انہوں نے چھوڑا۔ لوگوں سے گالیاں اور ماریں انہوں نے کھائیں۔ اور مخالفتیں انہوں نے سہیں۔ گورنمنٹوں کا بھی بعض دفعہ انہیں مقابلہ کرنا پڑا۔ اور مجھے قادیان بیٹھے ہوئے یا ربوہ بیٹھے ہوئے یہ شہرت مل گئی۔ کہ تبلیغ اسلام کر رکھی ہے۔ سو

اللہ تعالیٰ سے مانگو

وہ دے گا۔ اور اس طرح مانگو۔ کہ یا اللہ گھر بیٹھے تو ہماری ضرورتیں آپ پوری کیا کر۔ ہمیں کسی بندے کے پاس نہ جانا پڑے۔ اور تیرے سوا

کسی اور کا محتاج

نہ ہونا پڑے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

چندہ مرمت مقدس مقامات اور چندہ امداد درویشاں جداگانہ چندے ہیں

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی)

بعض دوستوں کو یہ غلطی لگ رہی ہے۔ کہ وہ چندہ امداد درویشاں اور چندہ مرمت مقدس مقامات کو ایک ہی چندہ سمجھ رہے ہیں۔ اور امداد درویشاں کی مد میں کچھ رقم دے کر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم چندہ مرمت مقدس مقامات کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونو چندے ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہیں۔ اور ان کے اغراض و مقاصد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چندہ امداد درویشاں جو ملکی تقسیم کے بعد سے رائج ہے۔ درویشوں اور ان کے عزیز و اقارب کی امداد کے لئے ہے۔ لیکن چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان کی مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ اور دار المسیحؑ اور مقبرہ بہشتی اور دیگر مکانات کی مرمت کے لئے مخصوص ہے۔ جنہیں حالیہ بارشوں اور سیم کی وجہ سے کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ اور ان کی فوری مرمت کی ضرورت ہے۔ ورنہ مزید نقصان کا اندیشہ ہے۔ یہ چندہ بڑا اہم اور فوری نوعیت کا چندہ ہے۔ جس کی طرف دوستوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ ۲۷/۱/۵۷

دعوت ولیمہ

ربوہ مورخہ ۲۶ جنوری بروز ہفتہ۔ مکرم شیخ فضل قادر صاحب نے اپنے صاحبزادے شیخ شمس الحق صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا۔ موسم کی خرابی کے باوجود دعوت میں دیگر بزرگان سلسلہ و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

شیخ شمس الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت شیخ نور احمدؐ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کے بھائی ہیں۔ آپ کا نکاح مورخہ ۱۶ دسمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرہ بیگم صاحبہ بنت ملک محمدؐ احمدؐ صاحب آف منٹگمری کے ساتھ پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم مولوی نذیر احمدؐ صاحب علی مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ کی اہلیہ محترمہ کی آنکھوں کا اپریشن ہو رہا ہے۔ ان کی دونوں آنکھوں میں سیاہ موتیا اتر آیا ہے۔ ایک آنکھ کی نظر بہت حد تک بند ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ اور ان کی آنکھوں کے نور کو اپنے فضل و کرم سے بحال کرے۔ عبد القادر لائل پوری ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور۔

غیر مبائعین کا جلسہ سالانہ

جلسے کی کامیابی کا دعویٰ اور پھر ناکامی کا اعلان

(از تنیم خود شیدا احمد)

غیر مبائعین کا فکری انتشار اور ذہنی الجھاؤ

حق و صداقت کی راہ سے بھٹکنے کا یہ قدرتی نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان فکری انتشار اور ذہنی الجھاؤ کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے خیالات و افکار پریشان خیالی اور تضاد بیانی کا مجموعہ بن کر رہ جاتے ہیں۔

اس کی ایک نمایاں مثال غیر مبائعین کا گروہ ہے۔ جو خلافت حقہ کا انکار کر کے ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے کہ اس کے ہر قول و فعل سے ذہنی انتشار اور تضاد نمایاں نظر آتا ہے

دسمبر کے آخری ہفتہ میں جماعت احمدیہ کا بھی جلسہ سالانہ ہوا ہے اور غیر مبائعین کا بھی۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہر لحاظ سے جماعت کی ترقی کامیابی اور الٰہی نصرت و تائید کا مظہر تھا اور غیر مبائعین کا جلسہ ان کی ناکامی اور تنزل کے واضح آثار پر مشتمل تھا۔ یہ صورت حال قدرتاً غیر مبائعین کے لئے بڑی تشویش اور پریشانی کا موجب ہوئی ہے اس پریشانی کا اصل علاج تو یہ تھا کہ وہ واقعات وحقائق کی روشنی میں یہ محسوس کرتے کہ وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ صحیح طریق اختیار کرنے کی بجائے انہوں نے جھوٹی تسلیوں کے ساتھ اپنے آپ کو مطمئن کرنا چاہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں اطمینان تو خیر کیا حاصل ہوتا ان کی تضاد بیانی اور پریشان خیالی اور بھی بڑھ گئی۔ جیسا کہ ذیل کی سطور سے واضح ہو جائے گا:۔

جلسہ سالانہ کے متعلق پیغام صلح کا بیان

پیغام صلح نے اپنے جلسہ سالانہ کے بعد سب سے پہلے پرچے (۹ر جنوری ۱۹۶۵ء) میں یہ اعلان کیا۔

"ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جس کامیابی کے ساتھ گزرا ہے۔ اس پر بے اختیار سجدات شکر بجا لانے کو جی چاہتا ہے۔ وہ روح پرور نظارے جو اس موقعہ پر دیکھنے میں آئے فی الحقیقت دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے تھے یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ

ہمارا جلسہ ایک نیا ایمان اور نیا جوش دلوں کے اندر پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے"

یہ سطور لکھی ہی تھیں کہ خیال ربوہ کے عظیم الشان سالانہ اجتماع کی طرف چلا گیا۔ اور اس کی کامیابی کا خیال کر کے دماغ پریشان ہونے لگا۔ آخر اس پریشانی کو اس جھوٹی تسلی کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کی کہ

"دوسری جگہوں پر بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں انہی ایام میں ربوہ میں بھی ایک اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ ساٹھ ستر ہزار آدمی جمع ہوئے لیکن غور کر کے دیکھئے تو للّٰہیت کا وہ جذبہ جو احمدیہ بلڈنگس میں نظر آتا ہے وہاں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ شخصیت پرستی اور خلیفہ کے ساتھ خاص لگاؤ اور فدائیت کا اظہار اس جلسہ کی خصوصیات میں سے ہے لیکن جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ صحیح اسلامی جمہوریت کا نقشہ پیش کرتا ہے"۔

"شخصیت پرستی" یا "جمہوریت"؟

بہت خوب! گویا یہ تو دبے الفاظ میں مان لیا کہ ربوہ میں ساٹھ ستر ہزار آدمی جمع ہوتا ہے۔ جس کے بالمقابل احمدیہ بلڈنگس میں ہونے والا جلسہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا (واضح ہے کہ اس جلسہ کے سامعین متواتر چالیس سال سے احمدیہ بلڈنگس کی چھوٹی سی مسجد کے صحن میں سما جاتے ہیں) لیکن پھر یہ کہکر اپنے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کی کہ ربوہ کا جلسہ شخصیت پرستی کا اظہار ہے اور ہمارا جلسہ صحیح اسلامی جمہوریت کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ لیکن اگلی ہی سطور میں جب پیغام صلح نے اپنے جلسہ کے کوائف پیش کئے تو نادانستہ طور پر اپنے جلسہ میں بھی اسی "شخصیت پرستی" کی موجودگی کا اقرار کر لیا۔ جس کا طعنہ وابستگان خلافت کو دیا گیا تھا لکھا ہے:۔

"نہ صرف یہی کہ جلسہ میں تمام جماعت شامل تھی اور وہ لوگ بھی جن کو ایک علیحدہ کیمپ کے افراد سمجھا جاتا تھا۔ جلسہ میں شریک تھے ...... اسی سلسلہ میں ان دو نیک دل ہستیوں کا خاص طور پر ذکر کرنا ہے۔ جو اپنے تقویٰ و طہارت علم و فضل دنیوی اقتدار اور خاندانی وجاہت کے لحاظ سے جماعت میں خاص عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دونوں حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادگان میاں ممتاز احمد صاحب فاروقی اور میاں نصیر احمد صاحب فاروقی ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ان دونوں بھائیوں نے حضرت امیر ایدہ اللہ کی بالمواجہ گفتگو کا اور دوستوں کے ذریعہ بھیجے ہوئے پیغامات کا احترام کرتے ہوئے اتحاد و یگانگت اور مرکز سے دلی وابستگی کا اظہار کیا"

اس حوالہ میں بالمواجہ گفتگو کا اور دوستوں کے ذریعہ بھیجے ہوئے پیغامات کا احترام کرنے کا جو ذکر ہے۔ اس کی تشریح اگلی سطور میں یوں کی گئی ہے کہ:۔

"خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ میں ایسے مخلص اور نیک دل لوگ موجود ہیں جو اتحاد و یگانگت کی اہمیت کو سمجھتے اور اپنی ذاتی آراء اور خیالات کو قومی اتحاد پر قربان کر دیتے ہیں"۔

قارئین ان دونوں حوالوں کو یکجائی صورت میں پڑھیں تو ان کا یہ مطلب بالکل واضح اور صاف ہو جاتا ہے کہ "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادگان میاں ممتاز صاحب فاروقی اور میاں نصیر احمد صاحب فاروقی" نے "حضرت امیر ایدہ اللہ" اور دوستوں کے ذریعے بھیجے ہوئے پیغامات" کے دباؤ کی وجہ سے "اپنی ذاتی آراء اور خیالات" کو قربان کر دیا۔ اور "ذاتی خیالات" کو قربان کرنے کا نام ہی احمدیہ بلڈنگس والوں کے نزدیک شخصیت پرستی ہے اسی "شخصیت پرستی" سے بچنے کی خاطر ان لوگوں نے خلافت کا انکار کیا۔ ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنائی اور دن رات "جمہوریت" اور "آزادی ضمیر" کی رٹ لگائی۔ لیکن یہ خدا کی قدرت ہے۔ اور پیغام صلح کی پریشان خیالی کا واضح ثبوت کہ اسی مضمون میں جس کی ابتداء میں وہ اس "شخصیت پرستی" کے نہ ہونے کو اپنے جلسہ کا سب سے بڑا امتیاز قرار دیتا ہے۔ اسے چار و ناچار یہ اعتراف کرنا پڑا۔ اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا پڑا کہ یہ "شخصیت پرستی" ان کے جلسہ میں بھی موجود تھی۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ جس چیز کو وہ جماعت احمدیہ کی شخصیت پرستی قرار دیتا تھا۔ جب وہی اپنے ہاں نظر آئی تو اس کا نام "اتحاد و یگانگت" رکھدیا۔

تضاد بیانی کا شاہکار

خیر یہ تو ایک معمولی پریشان خیالی ہے۔ پیغام صلح کی تضاد بیانی کا شاہکار یہ ہے کہ ۹ر جنوری کے پرچے میں اس نے یہ دعوےٰ کیا کہ ان کا "جلسہ کامیاب اور جماعت میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوا ہے"۔ لیکن اگلے ہی پرچہ میں اسے چار و ناچار یہ اعلان کرنا پڑا کہ ان کا جلسہ ناکام رہا۔

جلسے کی حاضری کے متعلق سکوت

حاضری کے لحاظ سے تو جلسے کی کامیابی کے متعلق پیغام صلح حسب معمول خاموش ہے اور مصلحت کا تقاضا بھی یہی تھا کہ خاموش رہا جائے۔ کیونکہ جن لوگوں نے اہل پیغام کا جلسہ گاہ دیکھا ہوا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس میں کتنے آدمیوں کی گنجائش ہے۔ پھر جو اخبار یہ دعوےٰ لے کر اٹھا تھا کہ:۔

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے (حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کو۔ ناقل) خلیفہ تسلیم کیا ہے"۔

(پیغام صلح ۵ر مئی ۱۹۱۴ء)

وہ اگر ربوہ کے ساٹھ ستر ہزار کے اجتماع کے بالمقابل یہ گننے بیٹھے کہ چالیس سال تک مخالفت محمود میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد آج ان کے جلسہ میں کتنے سو افراد (اور وہ بھی لاہور جیسے مرکزی اور بارونق شہر میں) شریک ہوئے تو یقیناً اس سے اسے شدید ذہنی کوفت ہوگی اور فکری انتشار اور بڑھے گا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ پیغام صلح نے جس عزم۔ جوش اور قربانی کے جذبہ کا ذکر کر کے اپنے جلسہ کی کامیابی کا اعلان کیا تھا۔ اسے اس کی بھی تردید کرنا پڑی اور اس طرح کسی پہلو سے بھی جلسہ کو کامیاب ظاہر کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔

جلسے کی کامیابی کے دعوے

پیغام صلح ۹ جنوری نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ "جلسہ بڑی کامیابی سے گذرا" "اس موقعہ پر روح پرور نظارے دیکھنے میں آئے"۔ "یہ جلسہ گوناگوں برکات کا مجموعہ تھا"۔ "نہایت شاندار اور بارونق تھا"۔ "جلسہ میں جو کچھ ہم نے دیکھا۔ یا سنا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس قوم کے اندر کس قدر عزم اور جوش پایا جاتا ہے۔ اور کس قدر قربانی کا جذبہ ان میں موجود ہے"۔ "بغرض یہ جلسہ ہر رنگ میں کامیاب اور جماعت میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوا ہے۔"

لیکن افسوس کہ ان دعووں کے صرف دو دن بعد یعنی ۱۱ جنوری کو ہی اہل پیغام کے صدر جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں اپنے سالانہ جلسے پر تبصرہ کرتے ہوئے ان تمام دعووں پر پانی پھیر دیا۔ اور اسی پیغام صلح نے جس نے بڑے طمطراق سے اپنے جلسہ کی کامیابی کے دعوے کئے تھے۔ ۱۶ جنوری کے پرچے میں ان کے خطبہ جمعہ کے یہ الفاظ چار و ناچار شائع کرنے پڑے کہ

جلسے کی ناکامی کا اعتراف

"ہمارا سالانہ جلسہ ابھی گذرا ہے۔ مجھے قادیان میں حضرت صاحب کی زندگی میں بھی جلسہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور جب ہم قادیان سے جدا ہو کر لاہور آ گئے۔ تو اس کے بعد یہاں کے جلسوں کو بھی دیکھتا رہا ہوں۔ آج میں ان جلسوں میں اور ہمارے ان جلسوں میں بڑا فرق پاتا ہوں۔ میں ان جلسوں میں کبھی ڈائسی پر نہیں بیٹھا۔ باہر ادھر اُدھر کھڑا ہوا دیکھتا رہتا ہوں۔ ہمارے پہلے جلسوں میں یہاں لوگ جس جوش و خروش سے آتے تھے۔ اور خدا کے رستے میں قربانی کا جو جذبہ لیکر آتے تھے۔ وہ اب موجود نہیں ہے۔ جونہی چندہ کی تحریک ہوتی۔ اس قدر جوش ہوتا۔ کہ لکھنے والے اور اعلان کرنے والے کو دم لینا نہیں ملتا تھا۔ لیکن آج کیا منظر ہے۔ آج زبردستی لوگوں کو آواز دینی پڑتی ہے۔ ہاں صاحب آپ کیا دیتے ہیں؟ اور شاید رقم کا خود ہی تعین بھی کرنا پڑتا ہے یہ اچھا طریق نہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ ہمارا جلسہ ایک جہاد ہے۔ صحابہ سے تو جانیں بھی مانگی گئیں۔ جو انہوں نے بے دریغ دے دیں۔ اور مال بھی دیئے۔ آپ سے تو صرف مالی قربانی ہی طلب کی جاتی ہے۔ لیکن کیا ہم مالی قربانی ادا کرتے ہیں۔ گھر سے جہاد پر روانہ ہوتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم جہاد کا حق ادا کرتے ہیں؟ یہاں جلسہ میں ذرا کسی کو تکلیف پہنچ جائے۔ کوئی چیز حسب منشا نہ ہو۔ تو کس قدر شکایت کرتے ہیں۔ یہ جہاد نہیں۔ مسلمان جب جہاد کے لئے نکلتے تھے۔ تو ان کو مصائب کی ذرا پروا نہ ہوتی تھی۔"

بیان کا خلاصہ

اس بیان کا اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو اس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے۔ کہ

(۱) اس بار ان کے جلسہ میں لوگ نہ پہلے سا جوش لے کر آئے۔ اور نہ پہلے سا قربانی کا جذبہ ان میں موجود تھا۔

(۲) حاضرین جلسہ چندہ دینے پر بھی آمادہ نہ تھے۔

(۳) چندہ کے لئے لوگوں کو زبردستی آواز دینا پڑتی۔ کہ آپ کیا وعدہ کرتے ہیں۔

(۴) ایسا کرنے پر بھی لوگ خاموش رہتے تھے۔ بالآخر چندہ کی تحریک کرنے والے کو خود ہی رقم کی تعیین کرنا پڑتی۔ گویا چندہ کا وعدہ حاضرین کے سر تھوپنا پڑتا۔

(۵) یہ تو خیر چندہ کی اپیل کا حشر تھا۔ جلسہ کے ایام میں احمدیہ بلڈنگس میں جو "روح پرور نظارے" دیکھنے میں آئے۔ ان کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جونہی ذرا سی بھی کسی کو تکلیف پہنچی یا کوئی چیز حسب منشاء نہ ملتی۔ تو جلسہ میں شامل ہونے والی "قوم" جھٹ شکایات کا طومار کھڑا کر دیتی۔

اب قارئین خود اندازہ لگا لیں۔ اس تضاد بیانی اور فکری انتشار کی فضا کا جو ان دنوں احمدیہ بلڈنگس کی درو دیوار پر چھائی ہوئی ہے۔ یہ اسی فضا کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ کہ حاضرین جلسہ میں تو نہ جوش تھا، نہ قربانی کا جذبہ۔ وہ چندہ کا وعدہ لکھوانے پر بھی آمادہ نہ تھے، اور معمولی معمولی باتوں پر وہ آپس میں شکایات اور شکوے شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اس کیفیت اور اس نظارے کا نام رکھتے ہیں۔

"گوناگوں برکات" "بڑی کامیابی" اور "روح پرور نظارے"۔

دردمندانہ گذارش

آخر میں غیر مبایعین کے سنجیدہ طبقہ سے دردمندانہ دل کے ساتھ ہم یہ التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ خدارا اپنی حالت پر رحم کریں۔ اور سوچیں کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ اگر وہ اپنی بے اطمینانی ذہنی انتشار۔ پراگندہ خیالی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں اگر وہ واقعی حضرت صاحبؑ کے زمانہ والا جوش و خروش اور قربانی کا جذبہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ خلافت ثانیہ کے بابرکت دامن سے وابستہ ہو کر پھر اس زمانہ کے مامور و مرسل کی حقیقی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اگر وہ تعصب کی عینک اتار کر ربوہ کے ساٹھ ستر ہزار احباب کے ایمان افروز اجتماع کو دیکھیں۔ تو یقیناً انہیں ایمان۔ اخلاص۔ جوش و خروش اور قربانی کے جذبہ کے وہی روح پرور نظارے نظر آ سکتے ہیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے ان کی آنکھیں ترس گئی ہیں۔ اور جن سے وہ اپنی بدقسمتی کی وجہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ کاش وہ یہاں آئیں۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح جلسہ کے مبارک ایام میں رات کے پچھلے پہر مسجد مبارک اور اس کا وسیع صحن شدت کی سردی کے باوجود ہزار ہا ہزار احمدیوں سے پُر ہوتا ہے۔ جو گریہ وزاری کے ساتھ نماز تہجد میں بصد ذوق و شوق مصروف ہوتے ہیں۔ کاش وہ جلسہ گاہ کا وہ نظارہ دیکھیں جبکہ ساٹھ ستر ہزار افراد کا عظیم اجتماع اپنے محبوب آقا کی اطاعت کی اتباع میں نہایت الحاح اور سوز و گداز کے ساتھ رو رو کر اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ انبیاء۔ مامورین اور ان کے خلفاء سے محبت و عقیدت اگر بقول غیر مبایعین "شخصیت پرستی" ہے۔ تو اس پر ہمیں فخر ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہی چیز مذہب ایمان اور اخلاص کی جان ہے۔ اسے نکال دیجئے۔ تو محض بے جان۔ بے اثر اور خشک فلسفہ باقی رہ جاتا ہے۔ غیر مبایعین جتنی جلد اس حقیقت کو سمجھیں گے۔ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ اب ان لوگوں کا ایک بااثر طبقہ اپنی غلطی کو محسوس کرنے لگا ہے۔ چنانچہ غیر مبایعین کی انجمن کے سابق صدر محترم شیخ میاں محمد صاحب مل اونر کے خیالات کے متعلق تو خود پیغام صلح کا یہ اقرار موجود ہے۔ کہ

"سابق صاحب صدر شخصی نظام کو پسند کرتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال یہ تھا۔ جیسا کہ ان کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کا نظام اسی طرح چل سکتا ہے۔ جس طرح قادیانی جماعت کا نظام ہے۔ اور ہم چالیس سال سے یہ غلطی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ کسی کو پیر نہیں بنایا۔"

(پیغام صلح ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء)

ہمیں امید ہے۔ کہ وقت کے تقاضے اور زمانہ کی ٹھوکریں انشاء اللہ جلد یا بدیر باقی غیر مبایعین کو بھی یہ احساس دلانے پر مجبور کر دیں گی۔ کہ خلافت حقہ سے وابستگی کے بغیر وہ خیالات کی یکسانیت دلی اطمینان و سکون۔ قربانی کا جذبہ۔ ایمان کا جوش اور الٰہی تائید و نصرت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔

خریداران خطبہ نمبر الفضل کے لئے ضروری اعلان

جملہ خریداران خطبہ نمبر الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الفضل کے جس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ شائع ہوتا ہے۔ وہ نمبر بلا توقف ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ہفتہ ضرور بالضرور خطبہ شائع ہو۔ بعض اوقات ایک ہفتہ میں دو تین خطبے بھی شائع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات کوئی خطبہ بھی شائع نہیں ہوتا۔

ادارہ الفضل کو جس وقت شعبہ زود نویسی کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ موصول ہوتا ہے۔ فوراً شائع کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا خطبہ نمبر کے خریداران الفضل سے گذارش ہے۔ کہ وہ خطبہ کے ہر ہفتہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے خطوط نہ لکھیں۔ بلکہ ہر خطبہ کا نمبر ملاحظہ فرما لیا کریں۔ اور اگر کوئی خطبہ دو خطبوں کے درمیان ان کو نہ ملے۔ تو منیجر الفضل کو اطلاع دیں۔ بعد تحقیقات اگر ان کی شکایات درست ثابت ہوئی۔ تو ان کو مطلوبہ خطبہ نمبر بلا قیمت ارسال کر دیا جائیگا

(منیجر الفضل)

"تا توانی جہد کن از بہر دیں با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں" (مسیح موعود)

ترجمہ: جہاں تک ہو سکے دین کی خاطر جان اور مال کے ساتھ جہاد کر تا تو عرشوں کے مالک سے سینکڑوں شاباشوں کی خلعت پا سکے۔

سال رواں کے پہلے آٹھ مہینوں یعنی بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی کا نقشہ نیچے درج ہے اس نقشہ میں سال رواں کے کل بجٹ اور سابقہ بقایا جات کے مقابلہ میں فیصدی وصولی درج کی گئی ہے اور جس طرح موجودہ سال کے بجٹ کا پورا کرنا لازمی ہے اسی طرح سابقہ سالوں کے بقایوں کا وصول کرنا بھی ضروری ہے۔ وصولی کی رفتار تدریجی بجٹ کے لحاظ سے نہیں بلکہ تمام سال کے بجٹ اور بقایا جات کے لحاظ سے دکھائی گئی ہے۔ پس جن جماعتوں کی وصولی ۶۶ فیصدی ہے وہ اپنا تدریجی بجٹ یعنی آٹھ ماہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ جن کی وصولی اس سے زیادہ ہے وہ جماعتیں تدریجی بجٹ سے زائد رقم داخل کرا چکی ہیں۔ بعض جماعتوں کی وصولی سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں تو اچھی ہے۔ لیکن پچھلے بقایوں کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا ہے اس لئے جن جماعتوں نے صرف سال رواں کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے یا اس سے بھی زیادہ وصولی کر لی ہے ان پر یہ نشان (✻) لگایا گیا ہے اگر یہ جماعتیں اسی طرح ہمت اور محنت سے وصولی کرتی رہیں تو امید ہے کہ نہ صرف سال رواں کا بجٹ پورا کر لیں گی بلکہ جلد از جلد اپنے بقائے بھی صاف کر لیں گی۔ اسی طرح جن جماعتوں نے صرف سال رواں کے تدریجی بجٹ سے ۸۰ فیصدی یا اس سے زائد لیکن ۱۰۰ فیصدی سے کم وصولی کی ہے۔ ان پر یہ نشان (م) لگایا گیا ہے۔ جن جماعتوں پر یہ نشان (✻) لگایا گیا ہے ان کے بجٹ وصول نہیں ہوئے ان کی وصولی محض اندازے سے دکھائی گئی ہے۔ یعنی ان کا سال رواں کا بجٹ پچھلے سال کے برابر سمجھ لیا گیا ہے۔

پس اس نقشہ سے ہر جماعت بخوبی اپنی اپنی وصولی کا اندازہ کر سکتی ہے اور اس بات کا اندازہ کر سکتی ہے کہ سال کے باقی مہینوں میں کتنی محنت اور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے تا ہر جماعت کا بجٹ سو فیصدی سے اوپر وصول ہو جائے۔

اس غرض کے لئے میں صرف عہدہ داروں کو ہی نہیں بلکہ مجلس مشاورت کے نمائندوں اور دوسرے تمام احباب سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اپنی اپنی جماعت کی کارگذاری کا جائزہ لیں۔ اور اپنے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں۔ انفرادی اور مجموعی کوششوں سے قومیں دین و دنیا میں سرفراز نہیں ہوا کرتیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ حتی الامکان تک کوشش کرو۔ جہاں تک ہو سکے اور جب تک ہو سکے۔ دین کی خاطر جہاد کرو۔ تبھی تم اللہ تعالےٰ کی حقیقی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکو گے۔

ناظر بیت المال ربوہ

نوٹ:۔ ان جماعتوں کی فہرست جن کا سالانہ بجٹ دو ہزار روپیہ سے اوپر ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۶/۱۱/۵۶ میں شائع ہو چکی ہے۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک ہزار روپیہ سے اوپر لیکن دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام جماعت	چندہ عام وصولی فیصدی	چندہ جلسہ سالانہ وصولی فیصدی
۱	ودھراں	۳۳۱۴۸	۴۴۱۵۵
۲	کوٹ حاجی قمر الدین	۴۴۱۲۳	۴۴۱۲۴۴
۳	چک ۲۱ دودہ	۴۴۸۹	۴۴۱۲۴۴
۴	نور نگر ناہرم	۴۴۷۳	۳۳۱۲۱
۵	کوٹ فتح خاں	۴۴۷۹	۴۴۱۰۸
۶	رجوکے	۴۴۹۵	۴۴۸۷
۷	منڈی بہاء الدین	۴۴۷۷	۴۴۹۹
۸	ظفر آباد دیہہ لابینی	۴۴۸۶	۴۴۹۰
۹	خوشاب	۴۶۳	۴۴۹۴
۱۰	چک سکندر	۴۴۱۰۹	۳۷
۱۱	مظفر گڑھ	۴۴۹۶	۴۴۴۲
۱۲	کوٹ فرزند علی	۴۴۴۴	۴۴۹۱
۱۳	کوٹلی آزاد کشمیر	۴۴۶۹	۴۶۳
۱۴	دانہ زیدکا	۴۴۳۹	۴۴۸۹
۱۵	رودہ	۴۵۶	۳۶۲
۱۶	سکھر	۴۴۷۶	۴۴۳۹
۱۷	۳۵ ج	۴۶۰	۴۵۵
۱۸	۱۸ بھوڑو	۴۵۵	۴۶۰
۱۹	ڈگری گھمن	۴۴۷۱	۴۴۴۴
۲۰	۸۸ ج ب جھبانہ	۴۴۵۵	۴۴۵۹
۲۱	۶/۱۱-L ✻	۴۵	۶۵
۲۲	عزیز پور ڈوگری	۴۴۳	۴۴۶۷
۲۳	خانپور	۴۴۵۸	۴۴۳
۲۴	لیہ	۴۵۷	۴۴۴
۲۵	آنبہ	۴۴۴۲	۴۴۵۷
۲۶	کوہ مری	۴۴۸۸	۱۰
۲۷	۱۶۶ مراد	۴۴۵۶	۴۴۳۶
۲۸	چونڈہ	۳۶	۴۵۶
۲۹	منڈی بورے والہ	۴۵۰	۴۴۴۱
۳۰	چکوال	۵۰	۴۴۱
۳۱	دھیر دکے کلاں	۴۶	۴۴۴۲
۳۲	سانگلہ ہل	۴۴	۴۰
۳۳	نور آباد اسٹیٹ	۴۴۳۴	۴۴۵۱
۳۴	گھوگھیاٹ	۴۴	۴۱۴۴
۳۵	۹۸ ش	۴۳۶	۴۴۴۵
۳۶	۱۲۱ گوکھووال	۲۸	۴۴۵۱
۳۷	کرنڈی	۳۴	۴۴۴۵
۳۸	کوٹ امام بخش	۴۴۷۸	×
۳۹	سانگھڑ	۳۳	۴۴۴۵
۴۰	دھار نگر	۴۱	۳۷
۴۱	کوئٹہ	۴۴۵۹	۱۰
۴۲	کھاریاں	۴۳۲	۴۴۲۵
۴۳	باغبانپورہ (لاہور) ✻	۴۴	۲۱
۴۴	گوجر خان	۴۳۸	۳۲۵
۴۵	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۸	۴۳۲
۴۶	کوٹ مومن	۳۱	۴۱۵
۴۷	ڈگری	۴۴۳۳	۴۴۳۱
۴۸	کوٹ جمال دین	۱۴	۴۴۴۸
۴۹	گکھڑ منڈی	۱۶	۲۳
۵۰	براہ کالونی دانڈو دین پناہ	۲۲	۱۵
۵۱	۱۳۳ لیاقت پور	۴۱۷	۴۴۱۹
۵۲	۲۳/ح ۳۲	۱۲	۲۳
۵۳	رسالپور ✻	۴۳۱	۴
۵۴	۶۹ گھسیٹ پورہ	۴۱۸	۴۴۱۶
۵۵	پاکپتن	۲۳	۱۱
۵۶	مانگٹ اونچے	۱۶	۴۴۱۸
۵۷	دارالرحمت شرقی (ربوہ)	۱۴	۱۸
۵۸	مسن باڈہ	۴۴۲۴	۸
۵۹	۲۷۶/R.D گوکھوال	۴۱۷	۴۱۲
۶۰	سمندری	۱۶	۱۳
۶۱	۱۶۸ مراد	۱۶	۱۲
۶۲	کوچہ چابکسواراں (لاہور)	۲۲	۶
۶۳	۵۵ ج ب محمود پور	۹	۱۷
۶۴	دیہہ ماڈ کھنڈ کوٹ مولا بخش	۱۳	۱۲
۶۵	کالیہ	۲۰	۲
۶۶	ننکانہ صاحب	۱۱	۸
۶۷	داؤد خیل	۱۶	۲
۶۸	ادرحمہ	۱۱	۵
۶۹	۱۴۵/۱۰-R	۳	۴۱۳
۷۰	محمود آباد (جہلم)	۱۱	۴
۷۱	کوٹ تھیکے خان	۱۵	×
۷۲	دارالصدر شرقی (ربوہ)	۸	۳
۷۳	گھنو کے ججہ	۹	۱
۷۴	بہلول پور ۱۲۷	۷	۲
۷۵	۱۷ ج	۲	۴
۷۶	۹ پنیار	۱	۴

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خالد صاحب عرصہ دو سال سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میری والدہ صاحبہ بھی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ہم سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشریٰ بیگم نزہت

(۲) مکرم چوہدری محمد ایوب صاحب ولد چوہدری بشیر محمد صاحب ساکنہ تلونڈی کھجوڑ والا ضلع سیالکوٹ عرصہ ایک سال سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد نصیر اجوہ انسپکٹر تحریک جدید

(۳) خاکسار مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ نیز میری اہلیہ بھی اکثر علیل رہتی ہے اور بچے بھی صحت کی خرابی کی وجہ سے مضمحل ہیں۔ احباب کرام میری اور میرے بچوں کی صحت کاملہ نیز مالی پریشانیاں دور ہونے اور رزق کے مستقل کام مہیا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد بشیر آزاد دہلوی

(۴) میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ملک مختار احمد صاحب عرصہ تقریباً ۱½ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ملک سعید احمد جاوید چارکول مرچنٹ بدین ضلع حیدرآباد

(۵) میری اہلیہ ایک ہفتہ سے نمونیہ کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید عزیز احمد شاہ مرل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

(۶) میرے بیٹے عزیز عبداللہ چوہدری اور اس کے کلاس فیلو عزیز فرید الدین نے اس سال ۲۰ فروری کو ایف ایس سی کا امتحان دینا ہے احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیز الرحمٰن چوہدری ٹی ٹی آئی۔ ای بی ریلوے ٹلہ خاص ضلع پبنا مشرقی پاکستان

(۷) میرے محترم بزرگ چوہدری احمد دین صاحب وکیل گجرات کو ٹانگ پر چوٹ آگئی ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

رحمت خان بی اے۔ بی ٹی زمیندارہ کالج گجرات

(۸) خاکسار بوجہ ناک پر زہریلی پھنسی سخت تکلیف میں ہے۔ ناظرین اخبار الفضل و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری محمد شریف امیر جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

96

قومی دولت کو ضیاع سے بچانے کیلئے گھریلو صنعتوں کی ترقی ضروری ہے

دیسی دستکاری کی نمائش کے موقع پر گورنر مغربی پاکستان کی تقریر

لاہور ۲۸ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی نے آج یہاں کہا پاکستان جیسے ملک کے لئے دست کاری محض خوبصورتی کی مسرت کا معاملہ نہیں بلکہ یہ اقتصادی ترقی کے ایک اہم حصے یعنی چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

گورنر مغربی پاکستان پاکستانی آرٹ کونسل میں دیسی دستکاری کی نمائش کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا ملک کی اقتصادی ترقی کے موجودہ مرحلہ پر یہ حصہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ براہ راست عوام کے ایک بڑے حصے کے معیار زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے کہا کہ صنعتی معاشرے میں اقتصادی نظام کی بے ترتیبی اور بے آہنگی مزدوروں کے ایک حصے کے لئے بیروزگاری کے مسائل پیدا کر دیتی ہے۔ ہمارے شہروں میں بھی اس قسم کی کچھ بے روزگاری ہے۔ لیکن ہمارا بڑا مسئلہ آبادی کے ایک بڑے حصے کی نیم روزگاری ہے۔ جو ایک مستقل اور دائمی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس اجتماعی نیم روزگاری سے قومی دولت کا بڑا ضیاع ہوتا ہے۔ لیکن غیر استعمال شدہ لیبر کا یہ عظیم سرمایہ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں بڑے مفید طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے شہری و دیہی آبادی کی انفرادی آمدنی میں بھی اضافہ ہو گا۔ اسلئے گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی تنظیم ہمارے ملک کے قومی اقتصادی مسائل میں سے ایک ہے۔

میاں مشتاق احمد گورمانی نے کہا اس قسم کی نمائشوں سے بلاشبہ ہماری دست کاریوں میں ترقی و بہتری کے لئے نئے خیالات ملنے میں مدد ملے گی۔ اور دوسرے ملکوں میں ان کی ترقی و تنظیم کے لئے جو جدید طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان سے واقفیت حاصل ہو گی۔ جنہیں ہم اپنے خیالات کے مطابق اپنا سکیں گے۔

دست کاریوں کی صنعت کے معاشرتی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے میاں مشتاق احمد گورمانی نے کہا۔ اگر گھریلو صنعتوں کو دیہات اور قصبات میں مناسب طریق سے ترقی دی جائے تو پاکستان میں بعض قدیم دستکاریاں نہ صرف ختم ہونے سے بچ جائیں گی۔ بلکہ اس سے مزدوروں کے طبقہ میں ایک نئی قوت، خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔ اگر ہم دستکاروں اور گھریلو صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ان کی قوت کو کام میں لانے کی غرض سے امداد باہمی کی بنیاد پر منظم کریں۔ خام مال فراہم کریں۔ اور تیار شدہ اشیاء کو فروخت کریں تو ہم اپنی قومی دولت میں اضافہ کر سکیں گے اور عوام کی اقتصادی بہتری کے لئے کام کر سکیں گے۔

گورنر مغربی پاکستان نے کہا۔ روس کی مسلم جمہوریتوں کی گھریلو ثقافت پاکستان سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ پاکستانی اس نمائش میں رکھی گئی دستکاریوں میں بہت دلچسپی لیں گے۔

اس سے پہلے پاکستان آرٹ کونسل کے صدر اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ایس اے رحمٰن نے گورنر مغربی پاکستان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مختلف ملکوں کی ثقافت کے تبادلے عوام میں افہام و تفہیم میں بڑی مدد دیتے ہیں۔ سیاسی اور معاشرتی میدانوں میں اختلاف کے باوجود آرٹ اور دستکاریوں کا ماحول مختلف انسانی طبقوں کے لئے مشترکہ میدان مہیا کر سکتا ہے۔ روزمرہ کے استعمال کی چیزیں اور خوبصورت اشیاء بنی نوع انسان کو یکسانیت کی مسلسل یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ انسان کی مشترکہ ضروریات ساری دنیا کو یکجا کر سکتی ہیں۔

کراچی میں روسی سفارتخانہ کے ثقافتی اتاشی مسٹر روونوف نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسی نمائشوں سے دو ملکوں کے عوام کو قریب تر لانے میں مدد ملے گی۔ آپ نے اس نمائش کے لئے پاکستان آرٹ کونسل کی امداد کا شکریہ ادا کیا۔ اس نمائش میں دستکاریوں کی ۷ سو سے زائد اشیاء رکھی ہیں۔

مسٹر ہیمر شولڈ کشمیر میں کیوں عالمی فوج نہیں بھیجتے؟

لندن ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کے مشہور اخبار "سنڈے ایکسپریس" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈگ ہیمر شولڈ کی موجودہ روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے دریافت کیا ہے کہ وہ اب کیوں اتنے خاموش ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جب برطانیہ اور فرانس ایک جنگ کو روکنے کے لئے مصر میں داخل ہوئے تھے تو اس وقت مسٹر ہیمر شولڈ بڑے مستعد اور اصول پرست بنتے تھے اس وقت تو وہ خود افواج متحدہ سے سخت کارروائی کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن وہ اس مطالبہ کو دہرانے کے موجودہ موقعہ کو کیوں کھو رہے ہیں۔ اب وہ ہندوستان کے خلاف کچھ کیوں نہیں کہتے۔ جس نے سلامتی کونسل کی دس واکاں کی متفقہ حمایت سے منظور کردہ قرارداد کو ٹھکرا کر کشمیر کو ہڑپ کر لیا ہے۔ جمہوری اصولوں کی اس قدر صریح خلاف ورزی تو شاید ہی کبھی ہوئی ہے۔

شام کی طرف سے پاکستان اور بھارت کے اختلافات دور کرانے کی پیشکش

بمبئی ۲۸ جنوری وزیر خارجہ شام مسٹر صلاح الدین بیطار نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں شام بھارت اور پاکستان کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ [illegible] کے حل ہونے سے پورے ایشیا میں واضح تبدیلی رونما ہو گی۔

مسٹر بیطار سے جب حفاظتی کونسل کی مسئلہ کشمیر کے بارے میں حالیہ قرارداد پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ حفاظتی کونسل کی تمام قرارداد کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی اس پر کوئی رائے دے سکتے ہیں۔

برطانیہ میں پھانسی کی سزا باقی رہے گی

لندن ۲۸ جنوری۔ قتل کی پانچ قسم کی وارداتوں اور دوسری مرتبہ قتل کرنے والوں کے لئے برطانیہ میں پھانسی کی سزا قائم رکھی جائے گی۔ یہ فیصلہ اس سرکاری بل پر بحث کے بعد ہوا ہے جو اس وقت حکومت کے زیر غور ہے اور جہاں لیبر پارلیمانی رکن سڈنی سورین کی یہ کوشش ناکام رہی ہے کہ ملک میں پھانسی کی سزا بالکل ختم کر دی جائے

ریل گاڑی کی چھت پر سفر کرنیوالے ہلاک

کلکتہ ۲۸ جنوری پانچ افراد جو ایک کھچا کھچ بھری ہوئی ریل گاڑی کی چھت پر سفر کر رہے تھے چھت سے نیچے گر پڑے۔ گاڑی اس وقت دریائے کوسی کے پل پر سے گذر رہی تھی۔ مسافر پل کے آہنی گارڈروں سے ٹکرا کر ہلاک ہو گئے۔ ایک چھٹا مسافر چونکہ گارڈروں سے نہیں ٹکرایا اس لئے وہ بچ گیا

الجزائر میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں

الجزائر ۲۸ جنوری۔ عام ہڑتال کی اپیل اور اس کے خلاف زبردست اقدامات کے پیش نظر الجزائر میں کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے اور ملک کے مختلف حصوں سے جھڑپوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جن میں . . . الجزائر شہر میں دو افراد ہلاک اور ۲۹ زخمی ہوئے ہیں۔

حفاظتی اقدامات جو گذشتہ ہفتے سخت کئے گئے تھے انہیں اب فرانسیسی افواج اور زیادہ مستحکم کر رہی ہیں۔ یہاں مسلمان آبادی میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ جن میں اپیل کی گئی کہ پیر کے دن سے آٹھ دن تک کی ہڑتال کی جائے [illegible]

سویز سے مارچ میں آمد و رفت شروع ہو جائے گی

ولٹیا (مالٹا) ۲۸ جنوری قاہرہ میں اقوام متحدہ کے حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ مارچ کے پہلے پندرھواڑے میں نہر سویز سے دس ہزار ٹن وزنی جہاز گزرنا ممکن ہو جائے گا ادھر برطانوی بحریہ کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کے صفائی کرنے والے بیڑے نے وہاں سے ۱۷ ہزار ٹن کے ۱۳ غرق شدہ جہازوں کو نکالا ہے۔

یہ بیان اس وقت دیا گیا جب نہر سویز میں صفائی کرنے والے آخری برطانوی جہاز یہاں پہنچنے والے تھے۔ بیان میں جہازوں کے ان کارکنوں کو خراج تحسین ادا کیا گیا ہے جنہوں نے مصریوں کی جانب سے ہر قسم کی مخالفت اور اشتعال انگیزی کے باوجود شاندار کام سرانجام دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصریوں نے جہازوں کو بعض نہایت ضروری اشیاء بہم پہنچانے سے بھی انکار کر دیا تھا

اس بیڑے کا سب سے بڑا شاندار کارنامہ ساڑھے چار ہزار ٹن کے اس جہاز کو نکالنا تھا جسے پورٹ سعید کی بندرگاہ میں عین جہازوں کے گذرنے کے راستے میں غرق کیا گیا تھا۔ اسے لگاتار دس ہفتوں تک پانی کے اندر کام کرنے کے بعد نکالنا ممکن ہوا۔

برطانیہ بحریہ کی رائے ہے کہ اینگلو فرانسیسی صفائی کے بیڑے کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ اقوام متحدہ کا عملہ نہر سویز کو اس سرعت کے ساتھ صاف کر سکے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

(بقیہ) اس دن پانچ ہزار کے قریب فوجیں شہر کے گلی کوچوں میں گشت کرتی رہیں یہ پمفلٹ قومی محاذ آزادی کی طرف سے تقسیم کئے گئے۔ ہڑتال کی اپیل مسئلہ الجزائر کے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کئے جانے پر کی گئی ہے۔ یہ مسئلہ توقع ہے کہ اس ہفتے جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کے زیر بحث آئے گا۔

ادھر فرانسیسی حکام نے متنبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی جو دوکان بند نظر آئی اسے زبردستی کھلوایا جائے گا۔

مشرقی پاکستان کے احمدی صلاح الدین ناصر اور اسکے ساتھیوں کی حرکات سے کاملاً لاتعلقی و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں

ہم علی وجہ البصیرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر ایمان رکھتے ہیں

جماعت ہائے احمدیہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کی طرف سے متفقہ قرارداد

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مسجد المہدی برہمن بڑیا میں انجمن ہائے احمدیہ برہمن بڑیا ۔ نٹانی ۔ گھاٹورا اور دیگر جگہوں کی طرف سے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہمارے سابق امیر اور خادم سلسلہ مرحوم چوہدری ابو الہاشم خانصاحب کے ناخلف فرزند صلاح الدین ناصر (حال ساکن لاہور) کی ان حرکات کی مذمت کی گئی جو اس نے کچھ عرصہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف بعض منافقین اور معاندین سلسلہ کیساتھ ملکر شروع کر رکھی ہیں مفصل قرارداد یہ ہے ہم صلاح الدین ناصر اور اس کے معاونین کو واضح طور پر بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کی ان حرکات کو مشرقی پاکستان کے تمام احمدی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اسے واضح طور پر بتا دینا چاہتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں کسی ایک مخلص احمدی کے دل میں بھی اس کے مکروہ پراپیگنڈا کا کوئی اثر نہیں ہے ۔ اور انشاء اللہ نہ کبھی ہو سکتا ہے۔

ہم علی وجہ البصیرت اس بات کا اعلان کرنے میں حقیقی خوشی اور سعادت محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے موجودہ خلیفہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور خلیفہ برحق ہیں اور ہم نے جو عہد قبولیت احمدیت کے وقت حضور سے کیا ہے تا دم مرگ اس پر قائم رہیں گے اور حضور کے ایک ادنیٰ اشارہ پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے باعث سعادت تصور کرتے ہیں۔ اگر صلاح الدین ناصر کے دل کے کسی گوشہ میں بھی اپنے آباؤ اجداد کی عزت و احترام [illegible] بزرگان کی پاک روحوں کو وہ کوئی تسکین اور راحت پہنچانا چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ ان مذموم حرکات سے باز آجائے۔

اب بھی وقت ہے کہ وہ سنبھل جائے اور اپنے افعال اور حرکات سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کے قدموں میں جا گرے ۔ ہمیں امید کامل ہے کہ ہمارا آقا اور مطاع جو دل کا حلیم بھی ہے وہ شدید سے شدید دشمنوں کو بھی معاف کر دینے میں کبھی دریغ نہیں کرے گا۔

ہم ہیں حضور کے غلامان مشرقی پاکستان بذریعہ سید اعجاز احمد عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ (مشرقی پاکستان) صدر جلسہ و میر عبد الستار احمدی پریذیڈنٹ انجمن ہائے برہمن بڑیا (مشرقی پاکستان)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے لطیف احمد ظفر

(۲) میرے ماموں جان رحمت اللہ صاحب چک چک ۳۲۷ ضلع بہاولنگر عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) عبد المجید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۴۰)

(۳) میری والدہ استانی امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم کو مورخہ ۲۵ جنوری بروز جمعۃ المبارک کو گر جانے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ سر سے بہت خون بہہ گیا ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین مسعود احمد

ٹیچر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰¾	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼				نوٹ :۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)			
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							